حضرت محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش
بارہ (۱۲) ربیع الاول ہے

تالیف

مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

(ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

شائع کردہ

ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

نام کتاب :حضرت محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش بارہ (۱۲) ربیع الاول ہے
مولف :حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی ملپا بھٹکلی شافعی دامت برکاتہم
کمپوزنگ :قاسمی کمپوٹر، رضیۃ المنازل، سلمان آباد، بھٹکل
طبع اول :محرم الحرام ۱۴۳۶ھ ہجری مطابق ڈسمبر ۲۰۱۲ء عیسوی
آن لائن اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۲۰۲۲ء
باہتمام: محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی ملپا صدیقا بھٹکلی

ملنے کا پتہ:

مکتبہ شفیع، رضیۃ المنازل، سلمان آباد بھٹکل

Maktaba-e-Shafi, Raziyatul Manazil,

Salman Abad, Bhatkal-581320

مقدمہ

الحمدللّٰہ الذی بعث فی الأمیین رسولاً منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ والصلاۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین. أمابعد

زیرنظر رسالہ آج سے آٹھ سال قبل بشکل مضمون شائع کیا گیا تھا، اس وقت شہر کے ایک امام وخطیب نے جمعہ کے خطبہ میں پرزور انداز میں کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۹؍ربیع الاول کو ہوئی اور وفات ۱۲؍ربیع الاول کو ہوئی، جبکہ قدیم زمانہ سے یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن بارہ (۱۲) ربیع الاول کو ہوئی۔ اور بارہ (۱۲) ربیع الاول ہی کو برصغیر میں حکومت کی طرف سے چھٹیاں بھی ہوتی ہیں، مگر افسوس کہ کچھ لوگ تاریخ ولادت کے بارے میں ایک مہم چلائے ہوئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲؍ربیع الاول کو نہیں ہوئی بلکہ آٹھ (۸) یا نو (۹) ربیع الاول کو ہوئی، اور کچھ مصنفین کے اقوال دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲؍ربیع الاول کو ہوئی، نہ کہ وفات۔ اس سلسلہ کی روایات واقوال کتب حدیث وسیر میں موجود ہیں۔ اس رسالہ میں چندروایات

واقوال کوہم نے جمع کیا ہے۔جس سے معلوم ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲/ربیع الاول ہی کوہوئی۔اب یہ رسالہ دوبارہ آن لائن شائع کیا جارہا ہے۔تاکہ عامۃ الناس کوصحیح بات کاعلم ہوجائے۔**وما توفیقی إلا باللہ علیه توکلت وإلیه أنیب.** طالب دعا

محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

یکم/ربیع الاول ۱۴۴۴ھ ہجری مطابق ۲۸/ستمبر ۲۰۲۲ء عیسوی بروز بدھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش بارہ (۱۲) ربیع الاول ہے

ربیع الاول کا مہینہ اسلامی مہینوں میں تیسرا مہینہ ہے۔ اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے یہ مہینہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ سب سے بڑی خصوصیت اس مہینہ میں رسول اللّٰہ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ اسی مہینہ میں آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی، اسی مہینہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ دیگر بہت سے واقعات اسی مہینہ میں وقوع پذیر ہوئے۔ رسول اللّٰہ ﷺ کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے متعلق مختلف باتیں لکھی اور بیان کی جاتی ہیں۔ اسلئے ارادہ ہوا جمہور علماء اہل سنت والجماعت کا مسلک واضح کیا جائے۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ولد النبی ﷺ عام الفیل.

(مستدرک للحاکم ۴۱۸۰، قال حاکم هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، وقال الذهبی علی شرط مسلم)

۹/ربیع الاول کا قول راجح نہیں ہے، بلکہ شاذ اور مرجوح ہے۔ جمہور سلف کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ کی پیدائش ۱۲/ربیع الاول بروز پیر ۱؁ عام فیل کو ہوئی، ہمارے حساب سے یہ دن ۲۳/اپریل ۵۷۱؁ عیسوی کو پڑتا ہے۔ قدیم کیلنڈر کے حساب سے پیر کا دن ۲۳/اپریل ۵۷۱؁ عیسوی کو ہی پڑھتا ہے۔

حضرت عبداللّٰہ ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما فرماتے ہیں۔

(۱) عن جابر وابن عباس أنهما قالا: ولد رسول الله ﷺ عام الفيل يوم الاثنين الثانی عشر من شهر ربيع الاول وفيه بعث وفيه عرج به إلى السماء، وفيه هاجر وفيه مات. (السيرة النبوية لابن كثير ۱/۱۹۹، عمدة القاری ۷/۱/۲۱، إسناده حسن)

ترجمہ: حضرت جابر و حضرت عبداللّٰہ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن بارہ ربیع الاول سن عام فیل کو ہوئی، اسی مہینہ میں نبوت ملی، اسی مہینہ میں معراج ہوئی، اسی مہینہ میں ہجرت فرمائی، اور اسی مہینہ میں وفات پائی۔

(۲) مشہور امام سیر امام محمد بن اسحاقؒ (تابعی) فرماتے ہیں۔

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتى عشرة (۱۲) ليلة خلت من شهر ربيع الاول عام الفيل. (السيرة النبوية لابن هشام ۱/۲۸۴، تاريخ الطبری ۲/۱۵۶، مستدرک حاكم ۴۱۸۲، شعب الايمان للبيهقی ۱۳۲۴، الكامل فی التاريخ لابن الاثير ۱/۲۱۶)

ترجمہ: رسول اللّٰہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

(۳)مشہور امام حدیث وامام سیر امام ابوحاتم ابن حبانؒ (متوفی ۳۵۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولد النبی ﷺ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرة(۱۲) لیلة مضت من شهر ربیع الأول.(السیرة لابن حبان ۱/۳۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ھ عیسوی) میں ہوئی۔

(۴)امام ابوالحسن ماوردی شافعیؒ (متوفی ۴۵۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولد بعد خمسین یوماً من الفیل وبعد موت أبیه فی یوم الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول.(أعلام النبوة ۱/۲۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش اپنے والد کے انتقال کے بعد،اور واقعہ فیل کے پچاس دن بعد پیر کے دن ۱۲/ربیع الاول کو ہوئی۔

(۵)امام عبدالرحمٰن بن جوزیؒ (متوفی ۵۹۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

۱۲/ربیع الاول شریف کو حضور پر نور ﷺ کی میلا د مبارکہ ہوئی۔

(مولد العروس،اردو ص۴۹)

(۶)علامہ سلیمان حمیری اندلسیؒ (متوفی ۶۳۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول عام الفیل.(الاکتفاء ۱/۹۷)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش عام فیل ربیع الاول کی بارہویں رات پیر کے دن صبح کو ہوئی۔

(۷) علامہ ابن سید الناس شافعیؒ (متوفی ۷۳۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وولد سيدنا ونبينا محمد رسول الله يوم الاثنين لاثنتى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول عام الفيل.

(عيون الاثر فى فنون المغازى والشمال والسير ۱/۳۹)

ترجمہ: ہمارے نبی اور ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش عام فیل ربیع الاول کی بارہویں رات پیر کے دن صبح کو ہوئی۔

(۸) علامہ ابن خلدونؒ (متوفی ۸۰۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولد رسول الله ﷺ عام الفيل لاثنتى عشرة ليلة خلت من ربيع الاول. (تاريخ ابن خلدون ۲/۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش عام فیل ربیع الاول کی بارہویں رات کو ہوئی۔

(۹) علامہ قسطلانی شافعیؒ (متوفی ۹۲۳ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

والمشهور أنه ولد يوم الاثنين ثانى عشر (۱۲) شهر ربيع الأول، وهو قول ابن إسحاق وغيره.

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ۱/۸۵)

ترجمہ: مشہور قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول

پیر کے دن ہوئی۔اوریہی قول حضرت ابن اسحاقؒ (تابعی) وغیرہ کا ہے۔

(۱۰) شیخ محمد بن عمر بحرقی حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۳۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

قال علماء السير: ولد النبیﷺ فی ربيع الأول يوم الاثنين بلاخلاف. ثم قال الأكثرون: ليلة الثانی عشر(۱۲) منه.

(حدائق الأنوار ومطالع الأسرار ۱/۱۰۵)

ترجمہ: علماء سیرت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کے مہینہ پیر کے دن ہوئی، اور جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بارہ (۱۲) ربیع الاول کی تاریخ تھی۔

(۱۱) شیخ حسین بن محمد دیاربکریؒ (متوفی ۹٦٦ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

والمشهور أنه ولد فی ثانی عشر ربيع الاول وهو قول ابن اسحاق وغيره. (تاريخ الخميس فی احوال أنفس ۱/۱۹٦)

ترجمہ: مشہور قول کے موافق رسول اللہ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو ہوئی، یہی قول امام ابن اسحاقؒ کا ہے۔

(۱۲) علامہ احمد ابن حجر ہیتمی مکی شافعیؒ (م ۹۷۴ھ) لکھتے ہیں۔

وكان مولوده ليلة الاثنين لاثنتی عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول.

(النعمة الكبرى على العالم فی مولد سيد ولد آدم، ص ۱۱)

ترجمہ: آپ ﷺ کی پیدائش پیر کی رات بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(۱۳) ملا علی قاری حنفیؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

والمشهور أنه ولد يوم الاثنين ثانی عشر ربيع الاول، وهو قول ابن إسحاق وغيره. (المورد الروی فی مولد النبی ﷺ)

ترجمہ: مشہور قول کے موافق رسول اللہ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن بارہ (۱۲) ربیع الاول کو ہوئی، یہی قول امام ابن اسحاقؒ کا ہے۔

(۱۴) علامہ مناویؒ (متوفی ۱۰۳۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

الأصح أنه ولد بمكة بالشعب بعد فجر الاثنين ثانی عشر ربيع الاول عام الفيل. (فيض القدير ۳/۵۷۳)

ترجمہ: صحیح بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاول کی صبح شعب مکہ میں واقعہ فیل کے سال پیر کے دن پیدا ہوئے۔

(۱۵) علامہ ابو عبداللہ محمد زرقانی مالکیؒ (متوفی ۱۱۲۲ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

قال ابن كثير وهو المشهور عند الجمهور، وبالغ ابن الجوزی وابن الجزار فنقلاً فيه الإجماع وهو الذی عليه العمل. (شرح الزرقانی علی المواهب ۱/۲۴۸)

ترجمہ: مشہور قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ (۱۲) ربیع الاول پیر کے دن ہوئی۔ اور یہی قول مغازی اور سیرت کے امام حضرت

محمد ابن اسحاق بن یسارؒ (تابعی) اور دیگر اہل علم کا ہے، علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جمہور کا یہی قول ہے، علامہ ابن جوزیؒ اور ابن جزارؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، اور مکہ والے بارہ (۱۲) ربیع الاول ہی کو یوم ولادت مناتے ہیں۔

(۱۶) حضرت قاضی محمد صبغۃ اللّٰہؒ (قاضی بدرالدولہ) مدراسی شافعیؒ (متوفی ۱۲۸۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

''حضرت ﷺ کی ولادت کون سے سال ہوئی، سواس میں اختلاف ہے، مگر مشہور یہ ہے کہ ابراہہ کی فوج غارت ہوئی، سو پچاس روز کے بعد ربیع الاول کی بارہویں دوشنبہ کے روز پیش از طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپریل کا مہینہ تھا، سن پانچ سو اکہتر (۵۷۱) عیسوی میں حضرت ﷺ پیدا ہوئے۔'' (فواید بدریہ، ص۲۱)

(۱۷) سرسید احمد خاں (متوفی ۱۳۱۵ھ ہجری) (بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) لکھتے ہیں۔

''جمہور مورخین کی رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ بارھویں ربیع الاول کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی ابرہہ کی چڑھائی سے پچپن (۵۵) روز بعد پیدا ہوئے۔'' (العرب والسیرۃ المحمدیہ، ص ۴۹۸)

(۱۸) شیخ محمد رشید رضا مصریؒ (متوفی ۱۳۵۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولد النبی ﷺ فی فجر یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ

مضت من شهر ربيع الأول(وأهل مكة يزورون موضع مولده في هذا الوقت)(محمد رسول اللهﷺ ۱/۱۹)

ترجمہ: نبی کریمﷺ بارہ ربیع الاول، پیر کی صبح پیدا ہوئے۔

(۱۹) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (متوفی ۱۳۶۲ھ ہجری، سابق سرپرست دارالعلوم دیوبند) لکھتے ہیں۔

''جمہور کے قول کے موافق بارہ (۱۲) ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے۔''

(ارشاد العباد فی عید المیلاد، ص ۵)

(۲۰) حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ (م ۱۳۷۳ھ ہجری) (سابق معتمد تعلیمات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) لکھتے ہیں۔

''پیدائش ۱۲/تاریخ ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو اکہتر (۵۷۱) برس بعد ہوئی۔ سب گھر والوں کو اس بچے کے پیدا ہونے سے بڑی خوشی ہوئی۔'' (رحمت عالم، ص ۱۵)

''۱۲/ربیع الاول کو تمام دنیا کے شہروں میں عظیم الشان جلوس نکالے جائیں اور شاندار جلسے کئے جائیں، جلوس ایسے ہوں جن سے اسلام کی شوکت، پیغمبر اسلام کی عظمت اور اتحاد اسلام کی ہمہ گیری کا اظہار ہو، جلسوں کے ذریعہ سے تمام اقوام عالم کے سامنے پیغمبر اسلام کی تاریخ، اخلاق اور تعلیم کی نمائندگی اور ترجمانی کی جائے۔'' (رسول وحدت یوم النبیﷺ ۱۹۳۲ عیسوی کی تقریر)

(۲۱) شیخ محمد حسین ہیکلؒ (متوفی ۱۳۷۶ ہجری) لکھتے ہیں۔

مولد محمد ﷺ: والجمهور على أنه ولد فى الثانى عشر (١٢) من شهر ربيع الأول، وهو قول ابن إسحاق وغيره.

(حياة محمد ﷺ ١/ ٧٩)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ کی پیدائش جمہور کے قول کے مطابق بارہ ربیع الاول ہو ہوئی، اور یہی قول امام محمد بن اسحاقؒ کا ہے۔

(۲۲) شیخ محمد ابوزہرہ مصریؒ (متوفی ۱۳۹۴ ہجری) (مدرس جامع الازہر مصر) لکھتے ہیں۔

الجمهرة العظمى من العلماء الرواية على أن مولده عليه الصلاة والسلام فى ربيع الاول من عام الفيل فى ليلة الثانى عشر منه. (خاتم النبيين ﷺ، ١/ ١٤٧)

ترجمہ: جماہیر علماء کا اتفاق اس پر ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ کی پیدائش بارہ (۱۲) ربیع الاول کی رات عام فیل کو ہوئی۔

(۲۳) حضرت مفتی محمد شفیع قاسمی دیوبندیؒ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ومفتی اعظم پاکستان) (متوفی ۱۳۹۶ ہجری) لکھتے ہیں۔

"الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا

مقصد لیل ونہار کے انقلاب کی اصل غرض، آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح علیہ السلام کی حفاظت کا راز، ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور موسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔'' (سیرت خاتم الانبیاء، ص۱۱)

''اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعین میں چار اقوال مشہور ہیں۔ دوسری، آٹھویں، دسویں، بارہویں، حافظ مغلطائی نے دوسری تاریخ اختیار فرما کر دوسرے قول کو مرجوح قرار دیا ہے، مگر مشہور قول بارہویں (۱۲) تاریخ کا ہے، یہاں تک کہ ابن الجزارؒ نے اس پر اجماع نقل کر دیا ہے، اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے، اور محمود پاشا علی مصری نے جونویں تاریخ کو بذریعہ حساب اختیار کیا ہے، یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر توجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہوسکتا ہے کہ جمہور کی مخالفت اس بناء پر کی جائے۔''

(حاشیہ سیرت خاتم الانبیاء، ص۱۱)

(۲۴) حضرت مولانا سید ابوالاعلی مودودیؒ (م ۱۳۹۹ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی، ولادت پیر کے روز ہوئی، یہ بات خود رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی، (صحیح مسلم بروایت قتادہ)، ربیع الاول کی تاریخ کون سی تھی؟ اس میں

اختلاف ہے، لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲/ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے، اسی کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے، اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔'' (سیرت سرور عالم، جلد دوم، صفحہ ۹۳، ۹۴)

(۲۵) شیخ محمد غزالی سقا مصریؒ (متوفی ۱۴۱۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأغلب الروايات تتجه إلى أن ذلك كان عام هجوم الأحباش على مكة سنة(570م)في الثاني عشر من ربيع الأول(53ق.ه)(فقه السيرة ۱/۶۱)

ترجمہ: اکثر روایات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش حبشیوں کے مکہ پر حملہ کرنے کے سال ۵۷۰ھ عیسوی بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(۲۶) حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (صدر مفتی دار العلوم دیوبند، وخلیفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ) (م ۱۴۱۷ھ) لکھتے ہیں۔

''حضرت عبداللہ کی شادی حضرۃ آمنہ بنت وہب سے ہوئی، جو بنی زہرہ کے خاندان سے تھیں، اس مبارک ومسعود شادی کے بعد شہر مکہ میں حضرۃ آمنہ کے بطن سے دوشنبہ ۱۲/ربیع الاول مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ھ عیسوی کی صبح کے وقت حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت ظہور پذیر ہوئی۔''

(گلدستہ سلام، ص ۱۸)

(۲۷) شیخ محمد سید کیلانی (متوفی ۱۴۱۹ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولد ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة خلت من ربیع الاول، الموافق(۲۳ من إبریل ۵۷۱ م) وھو العام الأول لحادثة الفیل المشھورة. (عین الیقین فی سیرة سید المرسلین، ص ۲)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ کی پیدائش پیر کے دن بارہ (۱۲) ربیع الاول مطابق ۲۳/اپریل ۵۷۱ھ عیسوی (حملہ فیل کے سال) کو ہوئی۔

(۲۸) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (م ۱۴۲۰ھ ہجری، سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ) لکھتے ہیں۔

وولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین الیوم الثانی عشر (۱۲) من شھر ربیع الأول عام الفیل. (السیرة النبویة ۱/۱۵۷)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاول، پیر کے دن، عام فیل کو پیدا ہوئے۔

(۲۹) شیخ محمد سعید رمضان بوطیؒ (متوفی ۱۴۳۴ھ ہجری) (مدرس جامع الازہر مصر) لکھتے ہیں۔

وکانت علی الأرجح یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة خلت من شھر ربیع الأول. (فقه السیرة النبویة ۱/۴۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ راجح قول کے مطابق بارہ (۱۲) ربیع الاول پیر کے دن ہوئی۔

(۳۰) ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری لکھتے ہیں۔

وکان مولده فی یوم الاثنین لاثنتی عشرة خلت من شهر ربیع الاول من عام الفیل الذی غزا فیه أبرهة الکعبة المشرفة.

(عصر السیرة النبویة، ص۷۷)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول پیر کے دن اس سال ہوئی جس سال ابراہہ نے کعبہ پر حملہ کیا۔

(۳۱) شیخ ابراہیم علی لکھتے ہیں۔

مولده ﷺ: ولد فی ربیع الاول یوم الاثنین بلا خلاف، واکثرون علی أنه لیلة الثانی عشر منه.

(صحیح السیرة النبویة، ص۷۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کے مہینہ پیر کے دن ہوئی، اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اور جمہور علماء کی تحقیق کے مطابق بارہ ربیع الاول کی رات پیدائش ہوئی۔

(۳۲) شیخ صالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب حرم مکی، وشیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ملوح لکھتے ہیں۔

تفید أوثق الروایات التی ذکرت مولده ﷺ أنه ولد فی الثانی عشر من شهر ربیع الأول من عام الفیل. وقد صح أن

ذلک التاریخ کان یوم الاثنین. (موسوعة نضرة النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم ﷺ، ص ۱۹۵)

ترجمہ: معتبر روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول پیر کے دن عام فیل کو ہوئی۔

(۳۳) سعودی مفتی صاحبان نے بھی فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں رسول اللہ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول لکھا ہے۔

ولد النبی ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلة مضت من شهر ربیع الاول عام الفیل. (فتوی رقم ۳۴۷۴)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ بارہ ربیع الاول، پیر کے دن عام فیل کو پیدا ہوئے۔

محمود پاشاہ صاحب نے حساب سے ۹/ربیع الاول ۱ھ عام فیل کو پیر کا دن قرار دیا ہے، یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ہے، ہمارے حساب سے ۱۲/ربیع الاول ۱ھ عام فیل مطابق ۲۳/اپریل ۵۷۱ھ عیسوی کو پیر کا دن پڑتا ہے۔ مولانا مودودیؒ نے لکھا ہے کہ بعض اہل تحقیق نے اسے ۲۳/اپریل ۵۷۱ء کے مطابق قرار دیا ہے۔ (سیرت سرور عالم، جلد دوم، صفحہ ۹۴)

بارہ ربیع الاول کے علاوہ جتنے اقوال ہیں وہ سب مرجوح اور اس کی سند بھی ضعیف ہیں۔ البتہ امام شعبیؒ سے ایک قول دس ربیع الاول کا موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے، اس وقت

ان کے ملک میں دس (۱۰) ربیع الاول کی تاریخ ہو۔اسلئے انہوں نے اپنے ملک کا اعتبار کیا ہو۔جس وقت آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے، اس وقت مکہ میں ۱۲/ربیع الاول تھا، اور دوسرے مما لک میں ۱۱/ربیع الاول کی تاریخ تھی، اور بعض مما لک میں ۱۰/ربیع الاول کی تاریخ ہو، اور جاپان وبعض مما لک میں ۹/ ربیع الاول ہو، کیونکہ مشرقی مما لک میں دن ورات کا اختلاف ہوتا رہتا ہے۔غرض جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے اس وقت مکہ کے حساب سے ۱۲/ربیع الاول پیر کا دن تھا۔**واللّٰہ اعلم بالصواب**

آپ ﷺ کی وفات کے متعلق تین اقوال مشہور ہے۔یکم/ربیع الاول، دوم ربیع الاول اور بارہ ربیع الاول

علامہ سہیلی (متوفی ۵۸۱ھ) نے روض الانف میں، علامہ تقی الدین ابن تیمیہؒ (متوفی ۷۲۸ھ) نے منہاج السنۃ میں، علامہ شبلی نعمانی سیرت النبی میں یکم/ربیع الاول لکھا ہے۔اور علامہ مغلطائی، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں، شیخ محمد بن عمر بحرقی حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۳۰ ہجری) نے حدائق الانوار میں، مفتی محمد شفیع عثانی دیوبندیؒ نے سیرت خاتم الانبیاء میں، میاں عابد احمد نے شان محمد ﷺ میں دوم ربیع الاول لکھا ہے۔ہے۔اور بعضوں نے بارہ ربیع الاول کو آپ ﷺ کی وفات لکھا ہے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ رحمت عالم میں لکھتے ہیں۔حضور انور ﷺ کی کی

وفات ہجری کے گیارہویں سال ربیع الاول کے مہینہ دوشنبہ پیر کے دن سہ پہر کے وقت ہوئی۔ مشہور روایت یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول کی تاریخ تھی، مگر خاص لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ ربیع الاول کی پہلی تھی۔ اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ پوری تحقیق سیرۃ النبی (مولفہ مولانا شبلی نعمانی جلد دوم) میں میں نے لکھی ہے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ حاشیہ سیرت النبی ﷺ میں لکھتے ہیں۔

''تاریخ وفات کی تعین میں راویوں کا اختلاف ہے، کتب حدیث کا تمام تر دفتر چھان ڈالنے کے بعد بھی تاریخ وفات کی مجھ کو کوئی روایت احادیث میں نہیں مل سکی، ارباب سیر کے ہاں تین روایتیں ہیں۔ یکم ربیع الاول، دوم ربیع الاول اور ۱۲ ربیع الاول، ان تینوں روایتوں میں باہم ترجیح دینے کیلئے اصول روایت ودرایت دونوں سے کام لینا ہے اور روایت دوم ربیع الاول کی روایت ہشام بن محمد بن سائب کلبی اور ابومخنف کے واسطے سے مروی ہے۔ (طبری، ص ۱۵، ۱۸) اس روایت کو گو اکثر قدیم مورخوں (مثلا یعقوبی ومسعودی وغیرہ) نے قبول کیا ہے، لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں مشہور دروغ گو اور غیر معتبر ہیں، یہ روایت واقدی سے بھی ابن سعد وطبری نے نقل کی ہے۔ (جزء وفات) لیکن واقدی کی مشہور ترین روایت جس کو اس نے متعدد اشخاص سے نقل کیا ہے، وہ ۱۲ ربیع الاول ہے۔ البتہ بیہقی نے دلائل میں مسند صحیح سلیمان التیمی سے دوم ربیع الاول کی روایت نقل کی ہے۔ (نور النبراس ابن سید الناس)

لیکن یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسیٰ بن عقبہ سے اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے۔ (فتح الباری) امام سہیلی نے روض الانف میں اسی روایت کو اقرب الی الحق لکھا ہے۔ (جلد دوم وفات) اور سب سے پہلے امام مذکور ہی نے درایۃً اس نکتہ کو دریافت کیا کہ ۱۲ ربیع الاول کی روایت قطعاً نا قابل تسلیم ہے کیونکہ دو باتیں یقینی طور پر ثابت ہیں، روز وفات دوشنبہ (پیر) کا دن تھا (صحیح بخاری ذکر وفات وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ) اس سے تقریباً تین مہینے پہلے ذی الحجہ ۱۰ھ ہجری کی نویں تاریخ کو جمعہ کا دن تھا۔ (صحیح قصہ حجۃ الوداع، صحیح بخاری) تفسیر الیوم اکملت لکم دینکم، ذی الحجہ ۱۰ھ ہجری روز جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری تک حساب لگاؤ، ذی الحجہ، محرم، صفر تینوں مہینوں کو خواہ ۲۹، ۲۹، خواہ ۳۰، ۳۰، خواہ بعض ۳۰، کسی حالت اور کسی شکل سے ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کا دن نہیں پڑ سکتا، اسلئے درایۃً بھی یہ تاریخ قطعاً غلط ہے، دوم ربیع الاول کو حساب سے اس وقت دوشنبہ پڑ سکتا ہے، جب تینوں مہینے ۲۹ کے ہوں۔ جب دو پہلی صورتیں نہیں ہیں تو اب صرف تیسری صورت رہ گئی ہے، جو کثیر الوقوع ہے، یعنی یہ کہ دو مہینے ۲۹ کے اور ایک مہینے تیس کا لیا جائے اس حالت میں یکم ربیع الاول کو دوشنبہ کا روز واقع ہوگا اور یہی ثقہ اشخاص کی روایت ہے۔۔۔۔۔۔ دوم تاریخ صرف ایک صورت میں پڑ سکتی ہے جو خلاف اصول ہے، یکم تاریخ تین صورتوں میں واقع ہو سکتی ہے اور

تینوں کثیر الوقوع ہیں اور روایت ثقات ان کی تائید میں ہیں، اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم/ربیع الاول ۱۱ھ ہجری ہے۔ اس روایت میں فقط روایت ہلال کا اعتبار کیا گیا ہے، جس پر اسلامی قمری مہینوں کی بنیاد ہے، اصول فلکی سے ممکن ہے کہ اس پر خدشات وارد ہوسکتے ہوں۔ کتب تفسیر میں آیت الیوم اکملت لکم دینکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت کے یوم نزول ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ ہجری سے روز وفات تک کے ۸۱ دن ہیں۔ (دیکھو ابن جریج، ابن کثیر وبغوی وغیرہ) ہمارے حساب سے ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ ہجری سے لے کر یکم/ربیع الاول تک دو ۲۹ اور ایک مہینہ ۳۰ لے کر جو ہماری مفروضہ صورت ہے، پورے ۸۱ دن ہوتے ہیں۔ ابونعیم نے بھی دلائل میں بسند یکم/ربیع الاول تک تاریخ وفات نقل کیا ہے۔''

(حاشیہ سیرت النبی ﷺ، جلد دوم، صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندیؒ لکھتے ہیں۔

''تاریخ وفات میں مشہور یہ ہے کہ ۱۲/ربیع الاول کو واقع ہوئی اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے ہیں، لیکن حساب سے کسی بھی طرح یہ تاریخ وفات نہیں ہوسکتی ہے کیوں کہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹/ذی الحجہ روز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کے ملانے سے ۱۲/ربیع الاول روز دوشنبہ میں نہیں پڑتی اسی لئے حافظ ابن

حجرؒ نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتاب کی غلطی سے ۲ کا ۱۲ اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاول بن گیا۔ حافظ مغلطائیؒ نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم‘‘ (حاشیہ سیرت خاتم الانبیاء، ص ۹۸)

بارہ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری کو پیر کا دن کسی حساب سے نہیں پڑتا، اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات یکم / یا دوم ربیع الاول بروز پیر کو صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ تاریخ ۲۸/ مئی ۶۳۲ء عیسوی ہوتی ہے۔ جس وقت آپ ﷺ کا انتقال ہوا اس وقت مکہ و مدینہ میں یکم / ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مطابق ۲۸/ مئی ۶۳۲ء عیسوی بروز پیر کا دن تھا اور بعض ممالک میں دوم / ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۲۸/ مئی ۶۳۲ء عیسوی بروز پیر ہوگا۔ اس حساب سے یکم / اور دوم ربیع الاول کا اختلاف ختم ہوگا۔ غرض ہر جگہ پر پیر کا دن تھا اور ۲۸/ مئی ۶۳۲ء عیسوی کی تاریخ تھی، ہجری تاریخ مختلف ملک میں مختلف ہوسکتی ہے۔ اللہ اعلم بالصواب

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش ۱۲/ ربیع الاول مطابق ۲۳/ اپریل ۵۷۱ء عیسوی پیر کے دن ہوئی اور وفات یکم / یا دوم (۲) ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مطابق ۲۸/ مئی ۶۳۲ء عیسوی بروز پیر کو ہوئی۔

محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا بھٹکلی شافعی